روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 14 دسمبر 2002ء 9 شوال 1423 ہجری 14 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 283

فتح سپین کی بشارت

روایت ہے کہ طارق بن زیاد نے سپین پر حملہ کرنے سے پہلے آنحضرت ﷺ اور چاروں خلفاء کو رویا میں دیکھا۔ رسول اللہؐ نے طارق کو فتح کی بشارت دی اور مسلمانوں کے ساتھ نرمی کرنے اور ایفائے عہد کی تلقین کی۔ طارق اس مبشر خواب سے جاگ اٹھے اور اپنے ساتھیوں کو مطلع کیا۔

(نفح الطیب احمد بن محمد المقری التلمسانی جلد اول ص 239)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 309)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کیلئے تا 30 نبوت 1382 ہش/30 نومبر 2003ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہونگے۔

1- محترم مرزا عبدالحق صاحب
2- محترم شیخ مظفر احمد صاحب
3- محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں
4- محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر
5- محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
6- محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
7- محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور
8- محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
9- محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
10- محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز
11- محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
12- محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
13- محترم چوہدری محمد صدیق صاحب
14- محترم عبدالسمیع خان صاحب
15- محترم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق
16- محترم ظہیر احمد خان صاحب
17- محترم سید مبشر احمد صاحب ایاز

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلینڈ) اس مجلس کے اعزازی رکن ہونگے۔

اس مجلس کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب، نائب صدر محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہونگے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

والسلام
خاکسار

خلیفۃ المسیح الرابع
4/12/2002

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی حضور انور کی صحت کے بارہ میں تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ حضور انور پہلے سے زیادہ وقت دفتر میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اور دفتری امور کو انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ملاقاتیں بھی فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ اور جلد شفاء کاملہ سے نوازے۔ آمین

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1952ء ⑤

5 اکتوبر انڈونیشیا کی آزاد فوج کے قومی دن کی تقریب میں سید شاہ محمد صاحب مربی سلسلہ کی شرکت۔

اکتوبر آل پاکستان مسلم لیگ کے اجلاس ڈھاکہ میں اس قرارداد کا نوٹس دیا گیا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے مگر محب وطن مسلم لیگی رہنماؤں نے اسے زیر بحث لانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

اکتوبر خدام الاحمدیہ کے مرکزی ترجمان ماہنامہ خالد کا اجراء ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام پہلے رسالہ میں شائع ہوا۔

اکتوبر اکتوبر 52ء سے اکتوبر 66ء گلاسگو مشن براہ راست لندن مشن کی نگرانی میں رہا۔ اکتوبر 66ء میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ دوبارہ بطور مربی گلاسگو متعین کئے گئے۔

21 نومبر موتمر عالم اسلامی کی تحریک پر جماعت احمدیہ نے بھی یوم تیونس و مراکش منایا۔

یکم دسمبر جرمنی کے ایک مستشرق ڈاکٹر کرٹ ٹلٹاک نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں احمدیت کے متعلق چار سوال بغرض جواب بھجوائے۔

13 دسمبر جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے۔ چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری پنجاب سے ملاقات کی۔

15 دسمبر حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1897ء) آپ کو حضرت مسیح موعود کی کتب کی کتابت کی سعادت حاصل ہوئی۔

16 دسمبر حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے۔

دسمبر گوجرانوالہ میں احمدیوں کے بائیکاٹ کی تحریک شروع کی گئی۔ جس کی اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ الاعتصام نے سخت مذمت کی۔ حضور کی ہدایت پر ایک وفد نے گوجرانوالہ کے حکام سے اس سلسلہ میں ملاقات کی۔

26 تا 28 دسمبر جماعت انڈونیشیا کی چوتھی سالانہ کانفرنس تسکملایا میں ہوئی حضور نے پیغام بھجوایا۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حضور نے پیغام بھیجا۔ تقسیم ہند کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں لوائے احمدیت سارا وقت لہراتا رہا۔ جلسہ میں پہلی بار صدر انجمن احمدیہ قادیان کا خرید کردہ لاؤڈ سپیکر استعمال کیا گیا۔ پاکستان سے بھی ایک قافلہ نے شرکت کی۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ حاضری 50 ہزار تھی۔ جلسہ پر سٹیج اور پنڈال میں کافی فاصلہ رکھا گیا تھا جس پر حضور نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور پھر اس فاصلہ کو کم کر دیا گیا۔ آخری دن حضور نے ''تعلق باللہ'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

متفرق

ڈیٹن امریکہ میں ایک جگہ حاصل کی گئی جہاں 1978ء میں بیت الذکر تعمیر کی گئی۔

— پاکستان سے بارہ درویش خاندان قادیان گئے۔ جس سے کل احمدی آبادی 479 ہو گئی۔ 270 مرد 86 خواتین اور 123 بچے۔

— علی امین صاحب مغربی افریقہ، محی الدین صاحب انڈونیشیا، عبدالوہاب بن آدم صاحب اور بشیر بن صالح صاحب مغربی افریقہ عبدالشکور لیش صاحب دینی تعلیم کے لئے پاکستان آئے۔

— سید شاہ محمد صاحب مربی انڈونیشیا نے صدر سکارنو کو تفسیر القرآن کا تحفہ پیش کیا۔ نیز مغربی جاوا کے شہر بوگیر میں نئی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

— جامعہ نصرت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منتقل ہو گیا۔

— سیرالیون کے قریباً 80 احمدیوں نے ایک ایک ماہ وقف عارضی کی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 234

تودۂ خاک سے روح کا تعلق

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک کشفی تجربہ اور روحانی مشاہدہ جس کی تفصیلات کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے:-

آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ

''قبور کے ساتھ جو تعلق ارواح کا ہوتا ہے یہ ایک صداقت تو ہے مگر اس کا پتہ دینا اس آنکھ کا کام نہیں یہ کشفی آنکھ کا کام ہے کہ وہ دکھلاتی ہے اگر محض عقل سے اس کا پتہ لگانا چاہو تو کوئی عقل کا پتلا اتنا ہی بتلائے کہ روح کا وجود بھی ہے کہ نہیں۔ ہزار اختلاف اس مسئلہ پر موجود ہیں اور ہزار ہا فلاسفر دہریہ مزاج ہیں جو منکر ہیں''

''پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ روح کے متعلق علوم چشمہ نبوت سے ملتے ہیں تو یہ امر کہ ارواح کا قبور کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اسی چشم سے دیکھنا چاہئے اور کشفی آنکھ نے بتلایا ہے کہ اس تودۂ خاک سے روح کا تعلق ہے''

(الحکم 23 جنوری 1899ء صفحہ 2-3)

وحی اور کشف میں عجیب امتیازی فرق

حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ نے ایک مجلس میں یہ حقیقت بیان فرمائی کہ

''کشف کیا ہے رویا کا ایک اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے اس کی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے صرف اس کو خواب (رویا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے جو کہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا''

''جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور یہ شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں ایسے ہی رویا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے اور جب وہ بہت صفائی پر آ جاوے تو اس کا نام کشف ہوتا ہے''

(البدر 13 مارچ 1905ء صفحہ 2)

حضرت اویس قرنی کی خصوصیت

فرمایا ''اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا......... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو......... چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمران سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں''

(الحکم 12 مئی 1899ء صفحہ 4)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)

حضرت منشی احمد جان صاحب لدھیانوی

حضرت منشی صاحب لودھیانہ محلہ جدید میں ایک صاحب ارشاد بزرگ تھے۔ ہزاروں مرید تھے۔ حضرت اقدس سے حددرجہ اخلاص رکھتے تھے۔ گو وہ اعلان بیعت سے پہلے وفات پا گئے۔ مگر حضرت اقدس نے انہیں نومبائعین میں شریک قرار دیا۔

حضور نے ایک خط حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو مورخہ 23 رجنوری 88ء کو لکھا جس میں منشی صاحب موصوف کا حسب ذیل الفاظ میں ذکر ہے۔

اب میں تھوڑا سا حال منشی احمد جان صاحب کا سناتا ہوں۔ منشی صاحب موصوف اصل میں متوطن دہلی کے تھے شاید ایام مفسدہ 1857ء میں لدھیانہ آ کر آباد ہوئے۔ کئی دفعہ میری ان سے بلاقات ہوئی۔ نہایت بزرگوار خوبصورت، خوب سیرۃ، صاف باطن، متقی باخدا اور متوکل آدمی تھے۔ مجھ سے اس قدر دوستی اور محبت کرتے تھے۔ کہ اکثر ان کے مریدوں نے اشارتاً اور صراحتاً بھی سمجھایا کہ آپ کی اس میں کسر شان ہے مگر انہوں نے ان کو صاف جواب دیا کہ مجھے کسی شان سے غرض نہیں۔ اور نہ مجھے مریدوں سے کچھ غرض ہے۔ اس پر بعض نالائق خلیفے ان کے منحرف بھی ہو گئے۔ مگر انہوں نے جس اخلاص اور محبت پر قدم مارا تھا۔ اخیر تک نباہا اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ جب تک زندہ رہے۔ خدمت کرتے رہے۔ اور دوسرے تیسرے مہینے کسی قدر روپیہ اپنے رزق خداداد سے مجھے بھیجتے رہے اور میرے نام کی اشاعت کے لئے بدل وجان مساعی رہے اور پھر حج کی تیاری کی۔ اور جیسا کہ انہوں نے اپنے ذمہ مقدر کر رکھا تھا۔ جاتے وقت پچیس روپے بھیجے اور ایک بڑا لمبا اور دردناک خط لکھا۔ جس کے پڑھنے سے رونا آتا تھا اور حج سے آتے وقت راہ میں ہی بیمار ہو گئے۔ اور گھر آتے ہی فوت ہو گئے۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ منشی صاحب علاوہ اپنی ظاہری علمیت وخوش تقریری ووجاہت کے جو خداداد انہیں حاصل تھی۔ مومن صادق اور صالح آدمی تھے۔ جو دنیا میں کم پائے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ عالی خیال اور صوفی تھے۔ اس لئے ان میں تعصب نہیں تھا۔ میری نسبت وہ خوب جانتے تھے کہ یہ حنفی تقلید پر قائم نہیں ہیں اور نہ اسے پسند کرتے ہیں پھر بھی یہ خیال انہیں محبت واخلاص سے نہیں روکتا تھا"۔

یہ وہی حضرت منشی احمد جان صاحب ہیں جن کی مومنانہ فراست نے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔ کہ حضرت اقدس خداتعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود بن کر مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جو اعلان براہین احمدیہ کی اعانت کے لئے شائع کیا اس میں لکھا ؎

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

آپ نے اپنی اولاد اور مریدوں کو حضرت اقدس کے ساتھ ارادت وعقیدت کی وصیت فرمائی تھی۔ سوالحمدللہ کہ آپ کی ساری کی ساری اولاد وسلسلہ عالیہ سے وابستہ اور صدق وصفا کے اعلیٰ مقام پر ہے۔ اور حضرت موصوف کی صاحبزادی صاحبہ کو یہ شرف حاصل ہوا۔ کہ وہ حضرت اقدس کی تحریک سے اس جلیل القدر انسان کے نکاح میں آئیں۔ جس کی نسبت آپ نے فرمایا ؎

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نوردین بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

حضرت نواب صاحب موصوف مالیرکوٹلہ کے شاہی خاندان کے ممتاز فرد تھے۔ ابتداء ہی سے دینی صلاحیت موجود تھی۔ اس لئے دنیوی عیش وعشرت میں ڈوبے ہوئے ماحول کو چھوڑ کر عنفوان شباب میں ہی حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور حضور کے دعویٰ کے بالکل ابتدائی زمانہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور چند سال کے بعد ہی تقویٰ اور اخلاص میں اس حد تک ترقی کی کہ شاہی محلات کو چھوڑ کر قادیان جیسی بستی میں جو ریلوے اسٹیشن سے بھی گیارہ میل دور تھی۔ اور آپ ایسے نوابوں کے شایان شان رہائش کے لئے کوئی مکان بھی وہاں موجود نہ تھا۔ مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔ اور پھر جس صبر اور استقلال کے ساتھ دینی خدمات سرانجام دیں۔ وہ اپنی شان آپ ہیں۔ محض للہ سالہا سال تک سارا سارا دن رات خدمات سلسلہ میں مشغول رہے اور اس زمانہ میں جب کہ جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔ اور دو دو آنے چندہ دینے والوں کے نام حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے اپنی کتب میں درج کئے ہیں۔ آپ نے دو دو سو تین تین سو بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ تک یکمشت چندہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ مرکز کے غرباء اور مساکین کی مالی امداد میں آپ ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ آپ نے اپنی بیعت کا ذکر ایک خط میں کیا ہے۔ جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

''ابتداء میں گو میں آپ کی نسبت نیک ظن ہی تھا۔ لیکن صرف اس قدر کہ اور علماء اور مشائخ ظاہری کی طرح مسلمانوں کے تفرقہ کے مؤید نہیں ہیں۔ مخالفین (حق) کے مقابل کھڑے ہیں۔ مگر الہامات کے بارے میں مجھ کو نہ اقرار تھا نہ انکار۔ پھر جب میں معاصی سے بہت تنگ آیا۔ اور ان پر غالب نہ ہو سکا تو میں نے سوچا کہ آپ نے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں یہ سب جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ تب میں نے آپ کی طرف خط وکتابت شروع کی۔ جس سے مجھ کو تسکین ہوتی رہی۔ اور قریباً اگست میں آپ سے ملنے لدھیانہ گیا تو اس وقت میری تسکین خوب ہو گئی۔ اور آپ کو باخدا بزرگ پایا۔ اور بقیہ شکوک کو پھر بعد کی خط وکتابت میں میرے دل سے بکلی دھویا گیا۔ اور جب مجھے یہ اطمینان دی گئی۔ کہ ایک ایسا شیعہ جو خلفائے ثلٰثہ کی کسر شان نہ کرے۔ سلسلہ بیعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تب میں نے آپ سے بیعت کر لی۔ اب میں اپنے آپ کو بہت اچھا پاتا ہوں۔ اور آپ گواہ رہیں۔ کہ میں نے تمام گناہوں سے آئندہ کے لئے توبہ کی ہے۔ مجھ کو آپ کے اخلاق اور طرز معاشرت سے کافی اطمینان ہے کہ آپ ایک سچے مجدد اور دنیا کے لئے رحمت ہیں"۔ (رفقائے احمد جلد دوم ص 617,616)

آپ کا مقام مسیح موعود کی نظر میں

آپ کے دینی کارناموں اور نیکی اور تقویٰ کو دیکھ کر حضرت اقدس نہ صرف آپ کے متعلق بلکہ آپ کے والد کے متعلق بھی ازالہ اوہام میں رقم فرماتے ہیں۔

''جوان صالح۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے۔ التزام نماز میں اہتمام ہے۔ منکرات ومکروہات سے بکلی مجتنب مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک ہے جس کا ایسا صالح بیٹا ہو کہ باوجود بہم پہنچنے کے تمام اسباب اور وسائل غفلت اور عیاشی کے اپنے عنفوان جوانی میں ایسا پرہیزگار ہے''

یہی نہیں بلکہ خود خداتعالیٰ نے آپ کے مقام رفیع کی شہادت حضرت مسیح زماں کے ایک کشف میں دی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

ایک کشف میں آپ کی تصویر ہمارے سامنے آئی۔ اور اتنا لفظ الہام ہوا ''حجۃ اللہ'' حضرت اقدس نے اس کی تفہیم یہ بیان فرمائی کہ:۔

''چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہو کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام حجۃ اللہ رکھا یعنی آپ ان پر حجت ہوں گے۔ قیامت کے دن ان کو کہا جائے گا کہ فلاں شخص نے تم سے نکل کر اس صداقت کو پرکھا۔ اور مانا تم نے کیوں ایسا نہ کیا یہ بھی تم میں سے ہی اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خداتعالیٰ نے آپ کا نام حجۃ اللہ رکھا ہے۔ آپ کو بھی چاہئے۔ کہ آپ ان لوگوں پر تحریر سے تقریر سے ہر طرح سے حجت پوری کریں''

(رفقاء احمد جلد دوم ص 611)

حضرت نواب صاحب کے متعلق دسمبر 91ء میں حضرت اقدس نے ایک کشف دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ آپ میرے پاس موجود ہیں اور ایک دفعہ گردن اونچی ہو گئی؛

حضور کا یہ کشف دسمبر 1891ء کا ہے اس کشف کا مطلب جیسا کہ بعد کے واقعات نے ظاہر کیا یہ تھا کہ آپ اپنے وطن مالوے سے ہجرت کر کے مستقل طور پر حضرت امام الزمان کے در پر آ کر دھونی رمادیں گے اور پھر اس کے بعد آپ کو حضرت اقدس کی دامادی کا شرف نصیب ہوگا۔ چنانچہ اس کشف کے نو سال بعد آپ نے ہجرت اختیار کی اس وقت آپ صاحب اولاد تھے اور آپ کی دوسری اہلیہ صاحبہ زندہ موجود تھیں جب ان کا انتقال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کے القاء کے مطابق حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا آپ سے نکاح ہو گیا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔

''ایک واقعہ ان کی زندگی کا جس نے مجھ پر بہت گہرا اثر ڈالا ۔ وہ ان کی ایک نیکی تھی جو بظاہر معمولی تھی.......... جو بھی ان کی جگہ ہوتا یہی کرتا۔ جو انہوں نے کیا۔ مگر جس تڑپ اور اخلاص سے کیا۔ وہ حالت تھی۔ جو اس اثر کو آج تک میں اپنے دل کے اندر تازہ پاتی ہوں۔ ہم سردانی کوٹ میں تھے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان گڑیانی والے جو نواب صاحب کی ملازمت کے سلسلہ میں وہاں مقیم تھے۔ موسم گرما میں نمونیہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور ان کی بیماری سرعت سے بڑھ کر خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم (رفیق) اور بڑی خوبیوں کے انسان حضرت مسیح موعود کے عاشق زاد تھے اور ایک بات اپنے متعلق اکثر سناتے تھے۔ کہ میرے گاؤں میں لوگ کہتے ہیں۔ کہ قادیانی تو ہو گئے ہو۔ میاں کبھی مرو گے تو (نعوذ باللہ) کتے لاش گھسیٹیں گے۔ یہاں تو کوئی جنازہ بھی نہ پڑھائے گا۔ تو میں ان کو یہ شعر سنا دیتا ہوں۔ کہ ؎

مجنوں تھا قیس جو کہ بیابان میں رہ گیا
ہم تو مریں گے یار کی دیوار کے تلے

غرض جب ان کی حالت نازک ہونے لگی۔ تو نواب صاحب کی بیقراری بھی بڑھنے لگی۔ لیٹتے اور پھر اٹھ بیٹھتے ان کے فکر کے علاوہ ایک خاص کرب تھا، جس کو میں دیکھ رہی تھی۔ آخر جو دل میں تھا ان کی

حالت یاس کو دیکھ کر اس کا عزم کر لیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کے پاس باہر گئے۔ اور ان کو کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپ کا قادیان جانے کو دل چاہتا ہوگا۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ اور نہ جھجکیں۔ آپ کہہ دیں۔ اگر جانا چاہتے ہیں۔ تو فوراً نہایت آرام سے پہنچانے کا انتظام آپ کے لئے میں کروں گا۔ ڈاکٹر صاحب تو چاہتے ہی تھے۔ کہا مجھے قادیان پہنچا دیں تو اچھا ہی ہے۔ اسی وقت ریز روڈ بہ کا انتظام نہایت تگ ودو سے کر کے ساتھ آدمی بھجوا کر ڈاکٹر صاحب کو قادیان جلد از جلد روانہ کر دیا گیا۔ یہاں انہوں نے تیسرے روز بیچ یار کی دیوار تلے جان اپنے مولیٰ کو سونپ دی۔ کیا لوگ تھے۔ جن کو خدا کے ہاتھ نے اس زمانہ میں جواہر ریزے سمجھ کر چن لیا ہے۔ خدا زیادہ ہی زیادہ اپنا قرب ان کو عطا فرما کر ان کے درجات بلند کرتا رہے۔ آمین۔

ڈاکٹر صاحب کو بھیج کر جو خوشی جو اطمینان اور مسرت کی لہر ان کے چہرہ پر تھی۔ میں اس کو بھول نہیں سکتی۔ جب اطلاع آ گئی۔ تو بار بار کہتے تھے۔ شکر ہے کہ ڈاکٹر صاحب زندہ قادیان پہنچ گئے۔ ان کی تمنا پوری ہوگئی۔ اب ان کو اطمینان ہوگا۔ خوش ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ اس کا ہمیشہ ہی خیال رہتا۔ مگر اب چند سال سے کئی بار بہت تڑپ سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ دعا کرو جب میرا وقت آئے تو قادیان سے باہر نہ آئے قادیان میں ہی مروں (شاید ان کے پاس اس کے متعلق فکر کے لئے وجوہ بھی ہوں) بہت ہی تڑپ سے اس دعا کے لئے کہتے۔ میرے لئے ایذا کر سخت تکلیف دہ ہوتا تھا۔ مگر ایک دن میں نے اس کے جواب میں ان سے بہ چشم پر آب کہہ ہی دیا۔ کہ

''آپ فکر نہ کریں۔ میرا ایمان ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان مرحوم والی آپ کی نیکی خدا ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور آپ کا وقت انشاء اللہ قادیان میں ہی آئے گا''۔

سالہا سال کا عرصہ باہر اور اکثر حصہ وقت علالت کا بھی سفروں میں گزار کر آخر وہی ہوا۔ کہ ان کی دعا خدا نے قبول کی اور قادیان دارالامان میں ہی وفات نصیب ہوئی۔

''میرے لئے زندگی میں گو سب سے بڑے غم کا ان کی جدائی کا وقت تھا مگر وہی وقت حقیقت میں میری سب سے بڑی خوشی کا بھی ہوگیا۔ جب واپس آنے والوں نے کہا کہ ہم ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر آئے ہیں۔ بے اختیار دل نے کہا الحمد للہ اس جذبہ سے غالباً ہر احمدی آشنا ہوگا'' (رفقاء احمد جلد دوم ص 606,605)

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ ایک روز ڈسکہ میں کچھ پارچات تیار کر رہی تھیں کہ میاں جماں (تین پشت سے اراضیات کے منتظم) نے دریافت کیا یہ پارچات کس کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا فلاں شخص کے بچوں کے لئے ''میاں جماں نے ہنس کر کہا۔ آپ کا بھی عجب طریق ہے وہ تو احراری ہے اور ہمارا مخالف ہے اور یہ لوگ ہر روز ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی نئی شرارت کھڑی کر دیتے ہیں اور آپ اس کے بچوں کیلئے کپڑے تیار کر رہے ہیں والدہ صاحبہ نے فرمایا وہ شرارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے۔ مخالف کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن یہ شخص مفلس ہے۔ اس کے پاس اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بچے اور پوتے ننگے پھریں؟ اور تم نے جو میری بات کو ناپسند کیا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ یہ کپڑے جب تیار ہو جائیں تو تم ہی انہیں لے کر جانا اور اس شخص کے گھر پہنچا کر آنا۔ لیکن لے جانا رات کے وقت تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ میں نے بھیجے ہیں ورنہ دوسرے احراری اسے دق کریں گے کہ تم نے احمدیوں سے یہ اشیاء کیوں لیں۔

ایک غریب کسان کے مویشیوں کی قرقی

انہی ایام میں ایک ساہوکار نے ایک غریب کسان کے مویشی ایک ڈگری کے سلسلہ میں قرق کر لئے۔ یہ کسان بھی احراریوں میں شامل تھا۔ قرق شدہ مویشیوں میں ایک بچھڑی بھی تھی۔ قرقی کے وقت کسان کے کم سن لڑکے نے بچھڑی کی رسی پکڑ لی کہ یہ بچھڑی میرے باپ نے مجھے دی ہوئی ہے۔ میں یہ نہیں لے جانے دوں گا۔ ڈگری دار نے یہ بچھڑی بھی قرق کرالی۔ اس سے چند روز قبل اسی کسان کی ایک بھینس کنوئیں میں گر کر مر گئی تھی۔ یہ بھی مفلس آدمی تھا اور یہ مویشی ہی اس کی پونجی تھے۔

محترم چوہدری صاحب بیان کرتے ہیں کہ والدہ صاحبہ ان دنوں ڈسکہ میں مقیم تھیں جب انہیں اس واقعہ کی خبر پہنچی۔ تو بے تاب ہوگئیں۔ بار بار کہتیں۔ آج اس بیچارے کے گھر میں ماتم کی صورت ہوگی۔ اس کا ذریعہ معاش جاتا رہا۔ اس کی بیوی بچے کس امید پر جیئیں گے۔ جب اس کے لڑکے کے ہاتھ سے قارق نے بچھڑے کی رسی لے لی ہوگی تو اس کے دل میں کیا گزری ہوگی! پھر دعا میں لگ گئیں کہ یا اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں اس مسکین کی اور اس کے بیوی بچوں کی اس مصیبت میں مدد کر سکوں۔

میاں جماں کو بلایا اور کہا کہ آج یہ واقعہ ہوگیا ہے تم ابھی ساہوکار کو بلا کر لاؤ میں اس کے ساتھ اس شخص کے قرضہ کا تصفیہ کروں گی۔ اور ادائیگی کا انتظام کردوں گی۔ تا شام سے پہلے پہلے اس کے مویشی اسے واپس مل جائیں۔ اور اس کے بیوی بچوں کے دلوں کی ڈھارس بندھے۔ میاں جماں نے کہا کہ میں تو ایسا نہ کروں گا۔ یہ شخص ہمارا مخالف ہے۔ ہمارے دشمنوں کے ساتھ شامل ہے والدہ صاحبہ نے خفگی سے کہا:۔

تم بل جولاہ کے بیٹے ہو اور میں چوہدری سکندر خان کی بہو اور چوہدری نصر اللہ خاں کی بیوی اور ظفر اللہ خاں کی ماں ہوں اور میں تمہیں خدا کے نام پر ایک بات کہتی ہوں اور تم کہتے ہو میں نہیں کروں گا۔ تمہاری کیا حیثیت ہے کہ تم انکار کرو۔ جاؤ جو میں حکم دیتی ہوں فوراً کرو اور یاد رکھو ساہوکار کو کچھ سکھانا پڑھانا نہیں کہ تصفیہ میں کوئی دقت ہو''

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:۔

جب مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا کہ ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔ میں نے نماز میں پھر بہت دعا کی کہ یا اللہ میں ایک عاجز عورت ہوں۔ تو ہی اس موقعہ پر میری مدد فرما۔ اور میں نے یہ بھی دعا کی کہ میرے بیٹے عبداللہ خاں اور اسد اللہ خاں قصور اور لاہور سے جلد پہنچ جائیں (خاکسار ان دنوں انگلستان میں تھا) نماز سے ابھی فارغ ہوئی تھیں۔ کہ عبداللہ خاں اور اسد اللہ خاں صاحب موٹر میں پہنچ گئے۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے دریافت کیا۔ آپ اس قدر افسردہ کیوں ہیں؟ میں نے تمام ماجرا ان سے کہہ دیا اور کہا تم دونوں اس معاملہ میں میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا۔ جیسے آپ کا ارشاد ہو۔ چنانچہ ساہوکار آیا۔ اور والدہ صاحبہ نے اس کے ساتھ مقروض کے حساب کا تصفیہ کر کے اپنے بیٹوں کی مدد سے رقم ادا کر دی۔

جب مویشی کسان کو واپس مل گئے تو اس کے بیٹے سے کہا کہ جاؤ۔ جا کر اپنی بچھڑی کو پکڑ لو۔ اب کوئی تم سے نہیں لے سکتا''

یہ ہیں وہ اخلاقی معجزات جنہیں کوئی جھٹلا نہیں سکتا............اقتداری معجزات کا تو لوگ جادو کہہ کر بھی انکار کر دیتے ہیں۔ مگر یہ اخلاقی معجزات ایسی دو دھاری تلوار ہے کہ جس کی ضرب سے کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے کیا روحانی انقلاب پیدا کیا کہ مرد تو الگ رہے عورتوں کی حالت بھی ایسی بدل گئی کہ باید وشاید!

محترمہ اہلیہ شیخ عبدالرب صاحب مرحوم کا واقعہ

حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ جو محترم حکیم جمال الدین صاحب آف قادیان کی بیٹی اور خاکسار کی خوشدامن تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ جب آپ کے خاوند محترم شیخ عبدالرب صاحب اپنی آخری بیماری میں تھے اور آپ کو بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ تو ایک دن شیخ محمد اسماعیل جو لائلپور کے مشہور کارخانہ دار تھے۔ اور جن کی ملازمت میں محترم شیخ عبدالرب صاحب نے احمدیت قبول کرنے کے بعد ساری عمر گزاری۔ آپ کے پاس گئے اور کہا ''تمہارے خاوند (یعنی حضرت شیخ عبدالرب صاحب) کی بیماری کا باعث یہی ہے کہ وہ دفتر کے تھکا دینے والے کام کے بعد سیدھا بیت الذکر چلا جاتا ہے اور آدھی آدھی رات تک (دعوت الی اللہ) میں مصروف رہتا ہے۔ اب تمہارے بیٹے (یعنی شیخ عبدالقادر) کا بھی یہی حال ہے۔ اگر اس کی زندگی کی ضرورت ہے تو اسے سمجھاؤ کہ اس قدر مغز ماری نہ کرے۔

شیخ صاحب موصوف کی یہ گفتگو سن کر شیخ صاحب کی زوجہ محترمہ نے جواب دیا ''میاں جی! اگر میرا بیٹا (دعوت الی اللہ) کرتے مرتا ہے تو مرنے دو اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے مر جائے''۔

اللہ! اللہ! حضرت مسیح موعود کی رفیقات کو بھی کس قدر دین سے محبت تھی کہ دین پھیلانے کے نتیجہ میں اپنے خاوند اور بیٹے دونوں کی جانیں جاتی ہیں۔ تو وہ کہتی ہیں۔ جانے دو۔ اگر دین پھیلاتے مرتے ہیں تو مرنے دو اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کونسی خوشی ہے۔

دوسرا موقعہ

حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ کہ تمہارے ابا حضرت شیخ عبدالرب صاحب کی بیماری لمبی ہوگئی۔ تو ایک دن تہجد میں سخت قلق اور اضطراب میں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور کہا کہ جب تک مجھے علم نہیں ہوگا کہ ان کو شفا حاصل ہوگی یا نہیں میں سجدہ سے سر نہیں اٹھاؤں گی مجھے آج ہی پتہ لگنا چاہئے۔ کہ کب صحت ہوگی فرمایا کرتی تھیں کہ تھوڑی دیر بعد مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوئی۔ مجھے ایک انگلی نظر آئی جو ایک خوبصورت قبر کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ اور کہہ رہی تھی۔ اسی میں شفا ہے۔ اسی میں شفا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر میری زبان سے نکلا ''ہائے فوت ہو گئے۔ ہائے فوت ہو گئے'' اتنے میں ایک زبردست آواز آئی وہ زندہ ہیں۔ وہ زندہ ہیں'' پھر میں نے کہا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ پھر زبردست آواز آئی۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے یہی کہا۔ کہ وہ آگے تو بے شک زندہ ہیں مگر ہمارے لئے فوت ہو گئے ہیں۔ پھر آواز نہیں آئی۔

اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ رفیقات کو بھی دعاؤں پر کس قدر یقین تھا۔ وہ یہ سمجھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس قدر قریب ہے کہ جس بات کا ہمیں اور کسی ذریعہ سے علم نہ ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے پوچھ سکتی ہیں۔

اپنے گھر گلی اور محلہ کو صاف رکھیں کیونکہ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

کیا رحمۃ للعالمین پسند فرمائیں گے

مندرج عنوان کے تحت اصغر علی گھرال لکھتے ہیں:-

توہین رسالت کے قانون پر بھی بعض حلقوں کے اعتراضات اور تحفظات ہیں تاہم وہ زیر بحث نہیں ہے۔ البتہ اندراج مقدمہ کے حوالے سے روٹین یا معمول سے ہٹ کر ایک تجویز سامنے آئی ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس قانون کے ضمن میں ملک کے اندر اقلیتوں اور بیرون ممالک بالخصوص مغربی دنیا میں ایک تشویش پائی جاتی ہے۔ مجوزہ طریق کار اس کے ہی ازالہ کی ایک کوشش معلوم ہوتی ہے۔ مذہبی حلقوں کی طرف سے مخالفت کے باوجود سرکاری ترجمان کی وضاحت سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت موجودہ طریق کار میں تبدیلی کو ناگزیر تصور کرتی ہے۔ جہاں عقیدہ کا سوال ہو، وہاں دلائل کو کم ہی پذیرائی ملتی ہے۔ ویسے بھی ہمارے پریس میں مذہبی یا نیم مذہبی مسائل پر کھلی بحث کا رواج نہیں ہے۔ تاہم علماء کرام کو یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ جس خرابی کی طرف چیف ایگزیکٹو یا سرکاری ترجمان نے توجہ دلائی ہے یہ ایک سنگین مسئلہ تو ہے اور اس کا تدارک بھی ہونا چاہئے بہتر ہوتا کہ حکومت خود علاج تجویز کرنے کی بجائے یہ 'بال' علماء کرام کے ''کورٹ'' میں پھینک کر ان سے اس کا کوئی حل تجویز کراتی! اصل مشکل یہ ہے کہ جونہی رسول پاک ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی یا توہین کا کوئی (سچا یا جھوٹا) مقدمہ درج رجسٹر ہو جاتا ہے۔ ایف آئی آر کٹ جاتی ہے تو مابعد کی کارروائی مثلاً تفتیش وغیرہ تمام قاعدے قانون کے تحت نہیں ہو سکتی۔ اس کا باعث ایک مخصوص ماحول ہوتا ہے۔ جس میں تفتیشی ایجنسی یا پولیس پر مذہبی جماعتوں اور گروہوں کی طرف سے دباؤ شروع ہو جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں یہ دباؤ گھیراؤ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پولیس حقائق کی تہہ تک پہنچ جانے کے باوجود مقدمے کے اخراج یا ملزم کو بے گناہ قرار دینے کا رسک نہیں لے سکتی اور اپنی جان چھڑانے کے لئے چالان عدالت میں دھکیل دیتی ہے عدالت کے اندر اور باہر پھر وہی ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ ملزم کو اپنے دفاع کے لئے قانونی مشیر اور صفائی کے گواہوں کی فراہمی آسان نہیں ہوتی جج بے چارے بھی آخر انسان ہی ہوتے ہیں۔ ملزموں، گواہوں، صفائی کے وکیلوں اور جج صاحبان کے تحفظ کے سنگین مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کے ایک فاضل جج اس نوع کے ایک مقدمہ کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ اگر کوئی بدبخت انسان اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے کیفر کردار تک پہنچنے میں کوئی اعتراض نہیں بلکہ اکثر حالتوں میں اس طریق کار کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اصل پرابلم جھوٹے مقدمات کو روکنا ہے۔ ہمارے معاشرے میں حق وصداقت کا معیار ایسا بلند نہیں ہے۔ ہم چھوٹے چھوٹے ذاتی مقاصد کے لئے بے تکلف جھوٹ بولنے کو عار نہیں سمجھتے تھانوں میں روزانہ ہزاروں جھوٹے مقدمات درج ہوتے ہیں۔ اگر وقوعہ سچا ہو تو بھی اس میں نصف درجن کے قریب بے گناہ ملزموں کو ملوث کر دینا عام سی بات ہے۔ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے ہزاروں لوگ ''سیاسی پناہ'' کے نام پر یورپی ممالک کی مہمان نوازیوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ گجرات کے نواح میں ایک گاؤں کے امام مسجد پر الزام لگا کہ اس نے بیرون ملک اپنے بیٹے کے احمدی ہونے کے سرٹیفکیٹ کی خود تصدیق کی ہے مولوی صاحب نے اعتراف کیا کہ پیٹ کے لئے جھوٹی تصدیق کی ہے چنانچہ انہیں امامت سے ہٹا دیا گیا۔

جس زمانہ میں 'رواج' کے تحت وراثت تقسیم ہوتی تھی۔ زمین کا مالک اس کا ''مطلق مالک'' نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ اپنی آنے والی نسل کا کسٹوڈین بھی تھا وہ زندگی میں زرعی اراضی سے استفادہ کر سکتا تھا۔ مگر وہ بلا ضرورت جائز اسے فروخت یا بیع کرنے کا مجاز نہ تھا۔ چنانچہ اس کے وارث استقرار یہ دعویٰ کر کے بیع تڑوانے کا حق رکھتے تھے۔ ان مقدمات میں ایک امر تنقیح طلب یہ ہوتا کہ کیا بائع نے (جو مدعیان کا باپ یا دادا ہوتا تھا) اراضی ضرورت جائز کے لئے بیع کی ہے یا محض عیش وعشرت کے لئے؟ (ضرورت جائز میں بیٹی، بیٹے کی شادی، بیلوں یا بھینس کی خرید، کنواں لگوانا آلات کاشتکاری خریدنا وغیرہ شامل تھے)

چنانچہ ہر استقرار یہ دعویٰ میں مدعی بلا استثنیٰ اپنے قبلہ والد اور دادا بزرگوار کو شرابی، کبابی، جواری بدکار لکھتے کہ اس نے جائز ضرورت کے لئے نہیں بلکہ عیش وعشرت کے لئے زمین بیچ دی ہے۔ خواہ وہ باپ دادا کتنے ہی پارسا، شریف، پابند صوم وصلوٰۃ پرہیزگار کیوں نہ ہوتے! کیا آپ یقین کریں گے کہ جس زمانے میں مسلمان عورت کو اپنے شوہر سے جان چھڑانے کے لئے طلاق کا حصول آسان نہیں تھا۔ خلع کا کوئی رواج نہیں تھا تو اس زمانے میں کتنی ہی مسلمان عورتوں نے اسلام سے انحراف اور عیسائیت قبول کرنے کے بیانات حلفی داخل کر کے ناپسندیدہ شوہروں سے جان چھڑائی۔ علامہ اقبال نے خطبات مدراس میں اجتہاد کے عنوان کے تحت اس کی متعدد مثالیں دی ہیں۔

ثنا خوان تقدیس مشرق کو اس بازار سے اکثر یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ

میں نے تو فقط جسم بیچا ہے، ایک فاقے کو ٹالنے کے لئے
لوگ یزداں کو بیچ دیتے ہیں، مطلب نکالنے کے لئے

یہ تو ذاتی اور دنیاوی مفادات کے لئے جھوٹ بولنے کی مثالیں تھیں۔ ہم تو اعلیٰ ترین دینی مقاصد کے حصول کیلئے جھوٹ بولنے کو عار نہیں سمجھتے بلکہ اسے کار ثواب سمجھتے ہیں۔ میرے پاس اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جو تاریخی بھی ہیں مگر میں موجودہ دور سے ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتا ہوں۔ چند سال ہوئے سیالکوٹ سے ختم نبوت تحریک کے ایک نامور عالم دین اچانک اغوا کر لئے گئے۔ ملک بھر میں سنسنی پھیل گئی۔

پریس میں چیختی چنگھاڑتی سرخیوں نے زبردست مذہبی اشتعال پیدا کیا۔ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ اس شبہ بلکہ یقین کا اظہار کیا گیا کہ قادیانیوں نے مولوی محمد اسلم کو مروا دیا ہے۔ امیر جماعت احمدیہ اور ایم ایم احمد کے خلاف اغوا اور قتل کا مقدمہ درج ہو گیا۔ مولوی صاحب مرحوم کے پسماندگان کے لئے ملک بھر سے امداد آنی شروع ہو گئی۔ ایم ایم احمد نے امریکہ میں اور امیر جماعت نے برطانیہ میں جا پناہ لی ورنہ ان کی گرفتاریوں کے لئے مطالبات کرنے والوں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ پھر ان کو واپس لا کر مقدمہ چلانے کے لئے دہائی دی جانے گی۔ ملک کے اندر زبردست ہیجان تھا۔ حکومت سخت پریشان تھی مگر پولیس اور تفتیشی اداروں کی تمام تر کوششوں کے باوجود مغوی مقتول کی لاش کہیں سے برآمد نہ ہو سکی۔ البتہ مذہبی اقلیت کے خلاف سخت نفرت تھی۔ ایک دن اچانک مردہ زندہ ہو گیا۔ مغوی مقتول مولوی صاحب بڑی شان سے ٹہلتے ٹہلتے گھر واپس آ گئے۔ بتایا کہ کچھ عرصہ ملک کے اندر چھپا رہا۔ پھر ایران چلا گیا۔ اخباروں میں اپنی گمشدگی اور قتل کی خبریں دلچسپی سے پڑھتا رہا ہوں۔ اس فراڈ اور ڈرامے پر ملک میں کسی نے اظہار شرمساری نہیں کیا۔

ہمارے ہاں پریس کا رویہ بڑا حوصلہ شکن ہے۔ پریس کا ایک معتد بہ حصہ تو مذہبی جنون کی آبیاری اور جنونیوں کی پرورش میں لگا ہوا ہے۔ پریس کے جس حصے کو آپ معقول کہہ سکتے ہیں ان کے ہاں بھی جرأت ایمانی کی خاصی کمی ہے۔ وہ بھی سچی باتیں اور مخالفین کا نکتہ نظر چھاپنے سے گریز کرتے ہیں اور عذر یہ ہوتا ہے کہ مولوی ان کے دفتر کا گھیراؤ کر لیں گے یا ہمارے قارئین یہ تحریر برداشت نہیں کریں گے۔

سوسائٹی کے اندر زبردست منافقت ہے۔ ایک مثال اور ملاحظہ فرمائیں۔ جنرل ضیاء الحق کے دور میں مذہبی جماعتوں کی جتنی پذیرائی ہوئی شاید ہی کسی اور دور میں کبھی ہو سکے تاہم جب مذہبی حلقوں کے شدید مطالبہ کے باوجود ''اینٹی احمدیہ آرڈیننس'' کے اجراء میں تاخیر ہوئی تو مذہبی حلقوں نے سارے ملک میں کانوں کان یہ افواہ پھیلا دی کہ صدر ضیاء الحق تو خود 'احمدی' ہیں۔ یہ مہم اتنے غضب کی تھی کہ بڑے بڑوں کا ایمان ڈول گیا۔ سندھ کے دورے میں ایک جمعہ کے خطبہ میں خطیب نے صدر کی طرف اشارہ کر کے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا صدر صاحب! لوگ آپ کے بارے میں یہ باتیں کرتے ہیں۔ صدر نے پاس بیٹھے گورنر سندھ سے پوچھا تو انہوں نے مولانا کی بات کی تصدیق کر دی۔

سوال یہ ہے کہ اگر ضیاء الحق ایسے محسن کے خلاف یہ مذہبی لوگ یوں افتراء کر سکتے ہیں بہتان باندھ سکتے ہیں جھوٹا الزام عائد کر سکتے ہیں تو ان کے ہاتھوں اور کون محفوظ ہوگا؟ اپنے اپنے مخالفین کو رستے سے ہٹانے کے لئے کیا توہین رسالت کا قانون ایک آسان نسخہ نہیں ہے؟ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس امکان کو رد نہیں کر سکتے کہ اس قانون کے غلط استعمال کا احتمال موجود ہے۔

بعض مذہبی حلقوں کا یہ خیال ہے کہ ہمارے ہاں اقلیتیں دوسرے درجے کے شہری ہیں۔ ان کے برابر کے حقوق نہیں ہیں۔ حالانکہ ان کے برابر کے حقوق ہیں۔ وہ قانون سازی میں برابر کے شریک ہیں۔ ناموس رسالت کے قانون کے غلط استعمال کے حوالے سے ان کے خدشات ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اقلیتوں کے اس خوف اور خدشات کو ہر ممکن طریقہ سے دور کرنے کی کوشش کریں۔

آخر میں سوال یہ ہے کہ کیا رسول پاکؐ رحمت للعالمین یہ پسند فرمائیں گے کہ حضور ﷺ کے ناموس کے حوالے سے کوئی معصوم اور بے گناہ شخص تختہ دار پر لٹکا دیا جائے۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو کیا اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس حساس مسئلہ پر بلا سوچے سمجھے مقدمات درج کرنے سے قبل ابتدائی چھان بین کا کوئی معقول انتظام ہوتا کہ جھوٹے مقدمات کا تدارک ہو سکے۔ (روزنامہ نوائے وقت 12 مئی 2000ء)

ہیلی کاپٹر

دنیا کی فضائی تاریخ لکھنے والے اس بات پر متفق ہیں کہ پہلا انسان بردار ہیلی کاپٹر فرانس میں 1907ء کے دوران فضاؤں میں بلند کیا گیا تھا۔ کچھ تاریخ دان فرانسیسی موجد پال کارنو کو اس پہلے انسان بردار ہیلی کاپٹر کا خالق قرار دیتے ہیں جب کہ کچھ دوسرے تاریخ دان فرانس کے ہی ایک اور شخص لوئیس برجی کو ہیلی کاپٹر کی ایجاد کا سہرا پہناتے ہیں۔ لیکن یہ تمام ہیلی کاپٹر کامیابی سے پرواز نہ کر سکے اور دنیا کا کامیاب ترین ہیلی کاپٹر امریکی موجد سکورسکی نے 1939ء میں تیار کیا۔

مکرم چوہدری نصرت احمد صاحب وڑائچ کا ذکر خیر

اعظم نوید صاحب

مکرم چوہدری نصرت احمد صاحب وڑائچ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں گزشتہ کئی سال سے تدریسی خدمات بجالا رہے تھے- آپ اپنے سٹاف ممبران اور طلباء میں ہردلعزیز شخصیت تھے- خاکسار بھی گزشتہ چار سال سے ان کے ساتھ ہی اسی ادارہ میں تدریسی خدمات بجالاتا رہا اس لئے اس عرصہ میں مجھے نصرت احمد صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے-

آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری افضل احمد صاحب وڑائچ (مرحوم) ہے جو ایک معروف پٹواری تھے- نصرت احمد صاحب صرف دو ہی بہن بھائی تھے- آپ انتہائی سلجھے ہوئے' سلیقہ شعار' شریف النفس' حلیم الطبع' سخی' کم گو' معاملہ فہم اور اعلیٰ ظرف مخلص احمدی خادم تھے- آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ہسٹری اور پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کیا' بعد میں بی ایڈ کا امتحان بھی پاس کیا- آپ ایک خوشحال زمیندار تھے اور متمول گھرانے سے ہونے کے باوجود انتہائی سادہ لوح اور سیدھے سادے انسان تھے-

ہمارے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ جب بھی کوئی مستحق غریب طالبعلم فیس ادا نہ کر سکتا یا کسی کا یونیفارم پھٹا ہوا ہوتا یا کسی طالبعلم کو نئی کاپیاں و کتب لے کر دینے کی ضرورت ہوتی تو میں محترم نصرت احمد صاحب کو اشارۃً اس بارہ میں کہہ دیتا- آپ فوری طور پر اپنی جیب سے مطلوبہ رقم مہیا کر دیتے تھے- ایسے طلباء کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جو آپ کی ہمدردانہ اور پدرانہ شفقت سے محروم ہوگئی ہے-

ہر ایک سے پیار و محبت سے پیش آنا آپ کا وطیرہ تھا- کوئی بھی شخص خواہ وہ اپنا ہو یا غیر کوئی بھی کام آپ کے ذمہ لگاتا تو پھر پوری دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ بطریق احسن اس کام کو پایہ تکمیل پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرتے اور کبھی بھی کسی کو انکار نہ کرتے- اس خوبی کی بنا پر آپ بہت مقبول تھے- یہی وجہ تھی کہ ہر خاص و عام آپ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا-

ایک دفعہ میں نے نصرت احمد صاحب سے کہا کہ میرے ایک استاد محترم کو کرایہ پر مکان چاہئے- اگر آپ کی نظر میں کوئی مکان ہو تو بتایئے گا- میری بات سن کر کہنے لگے کہ میری تحویل میں 6 مکان ہیں- جو میں نے ہی کرایہ پر دے رکھے ہیں- دراصل میرے کئی عزیز و اقارب بیرون ملک مقیم ہیں جن کے مکان کی چابیاں میرے پاس ہیں- جب میں نے انہیں بتایا کہ فلاں استاد کے لئے مکان کی ضرورت ہے تو کہنے لگے وہ تو میرے بھی استاد ہیں- مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ چل کر میرے پاس آئیں- چلو ابھی ان کے پاس چلتے ہیں اور ایک مکان کے بارے میں بتاتے ہیں- پھر ہم دونوں موٹر سائیکل پر اپنے استاد محترم کے گھر گئے اور جا کر انہیں اس مکان کے بارہ میں بتایا-

ایک مرتبہ آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں نے ایم اے کا امتحان پاس کیا تھا تو میرے والد صاحب کے ایک دوست نے ان سے کہا کہ اگر آپ کہیں تو میں آپ کے بیٹے کو تحصیل دار بھرتی کرا دیتا ہوں- بس اس کے کاغذات مجھ تک پہنچا دیں- جب میرے والد صاحب نے مجھے اس بارہ میں بتایا تو میں نے انہیں کہا کہ اس محکمہ میں رشوت اور ناانصافی سے کام لیا جاتا ہے- لہذا میں اس کے بہت خلاف ہوں- میں تو استاد بن کر حق حلال کی روزی کمانا چاہتا ہوں- اس طرح آپ نے استاد کے معزز پیشہ کو فوقیت دی-

آپ بہت اچھے سپورٹس مین تھے- ہاکی' فٹ بال اور کرکٹ کے بہترین کھلاڑی تھے- مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں **بطور نائب ناظم** صحت جسمانی خدمت کی توفیق پا رہے تھے-

لین دین اور روپے پیسے کے معاملہ میں انتہائی کھرے انسان تھے- نصرت جہاں اکیڈمی کی طرف سے سال میں دو مرتبہ طلباء کا تعلیمی و تفریحی دورہ مری و شمالی علاقہ جات کی طرف ہوتا ہے گزشتہ چار سال سے ہم 3 اساتذہ ان کے ساتھ طلباء کو لے کر جایا کرتے تھے- ہر مرتبہ سارے بجٹ کا تمام حساب کتاب نصرت احمد صاحب کے پاس ہی ہوتا تھا- آپ اس مشکل اور پیچیدہ کام کو اس قدر خوبصورتی اور دلجمعی کے ساتھ سر انجام دیتے کہ ان کی فہم و ادراک ہر کس و ناکس پر آشکار ہو جاتی- آپ ہر قسم کے اخراجات کی پائی پائی کا حساب اپنی کاپی پر تحریر کرتے رہتے اور واپس آ کر رئیس ادارہ کو تمام اخراجات کی تفصیل تحریری طور پر پیش کر دیتے- اسی طرح تعلیمی و تفریحی ٹور پر جاتے ہوئے ادارہ ہذا کی طرف سے ہر مرتبہ امیر قافلہ آپ کو ہی منتخب کیا جاتا- دوران سفر جہاں بھی کوئی الجھن پیش آتی آپ اس معاملے کو انتہائی سمجھداری کے ساتھ احسن طریق سے سلجھاتے-

ظرافت آپ کے مزاج کا ایک نمایاں پہلو تھا- کسی بھی محفل میں بیٹھتے تو اپنی شگفتہ اور لطیف باتوں سے محفل کو زعفران بنا دیتے-

آپ کے ساتھ کئی ایک لمبے سفر کرنے کا اتفاق ہوا- مگر آپ کی قربت میں سفر کی تھکان کا احساس بھی نہ ہوتا- اپنی نجی زندگی میں خوش طبع اور مرنجاں مرنج انسان واقع ہوئے تھے-

اپنے بچوں سے انتہائی پیار کرتے تھے- ایک مرتبہ ہمارے کچھ دوستوں نے نصرت جہاں اکیڈمی میں شام کے وقت ایک پارٹی کا اہتمام کیا- اس دعوت میں آپ بہت دیر سے پہنچے- ہم نے تاخیر سے آنے کا سبب پوچھا تو مسکراتے ہوئے کہنے لگے' یار میرا بیٹا مجھے گھر سے نکلنے نہیں دیتا تھا اور رونے لگ جاتا تھا- میں اسے روتا نہیں دیکھ سکتا- بس اس کو بہلاتے دیر ہوگئی ہے

رب کائنات سے دعا ہے کہ وہ آپ کو' آپ کی اہلیہ صاحبہ اور والدہ محترمہ کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے- اسی طرح دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے تین معصوم بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان نوخیز پھولوں کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے-

---

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34545 میں محمد افضل ولد محمد دین قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/2980 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد افضل ولد محمد دین میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 عبدالماجد طاہر ولد عبدالغنی میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 2 محمد اکبر نجم وصیت نمبر 31426

مسل نمبر 34546 میں محمد انصر انجم ولد رفیق احمد قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد محمد انصر انجم ولد رفیق احمد میرا بھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 1 محمد حفیظ میرا بھڑ کا آزاد کشمیر گواہ شد نمبر 2 محمود احمد اختر وصیت نمبر 27418

مسل نمبر 34547 میں شہباز احمد ولد چوہدری محمد نواز قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تاج پورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد شہباز احمد ولد چوہدری محمد نواز تاج پورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 نور الحق مظہر ولد محمد عبدالحق مسلم آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد انوار الحق ولد محمد عبدالحق مسلم آباد لاہور

مسل نمبر 34548 میں شاہدہ نسیم زوجہ رائے بشیر احمد قوم سندھو راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 22-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے- 2- طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/8000 روپے- 3- مکان برقبہ 3 مرلے- اس وقت مجھے مبلغ /500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

سانحہ ارتحال

✪ مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد انور صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب سابق ٹیچر ملٹری فارمز مورخہ یکم دسمبر 2002ء کو بالٹی مور امریکہ میں 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے- آپ کی وفات دل کے حملہ کی وجہ سے ہوئی- مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے 4 دسمبر 2002ء کو بیت الرحمٰن میری لینڈ میں جنازہ پڑھایا جس میں کثرت سے احباب نے شرکت کی اسی روز احمدیہ قبرستان میری لینڈ میں تدفین ہوئی- مرحوم حضرت ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے بھانجے تھے- آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑے ہیں- بچے ابھی چھوٹے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں لواحقین کو صبر جمیل حاصل ہونے اور مرحوم کے درجات کی بلندی اور جنت نعیم عطا ہونے کی درخواست ہے-

درخواست دعا

✪ مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ ضلع پشاور لکھتے ہیں- خاکسار کو گزشتہ چند مہینوں سے کمر میں شدید درد ہے ڈاکٹرز نے Spinal Canal میں تنگی بتائی ہے- جس کی وجہ سے شدید تکلیف میں ہوں- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

✪ مکرم کرامت اللہ صاحب کارکن کمیٹی آبادی تحریک جدید لکھتے ہیں- خاکسار کا نواسہ مکرم طلحہ احمد انور صاحب ولد مکرم عابد انور خادم صاحب U.K ساؤتھ ریجن عمر ڈیڑھ سال کا مورخہ 17 دسمبر 2002ء کو آپریشن متوقع ہے- احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کامیاب ہو اور صحت و سلامتی والی عمر ہو-

تبدیلی نام

✪ خاکسار نے اپنا نام محمد اشرف سے تبدیل کر کے چوہدری محمد اشرف رکھ لیا ہے خاکسار کو آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

چوہدری محمد اشرف سکنہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال-

ولادت

✪ مکرم داؤد احمد اقبال صاحب لکھتے ہیں- خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضلوں سے خاکسار کے بھائی مکرم محمد عباس احمد صاحب مربی سلسلہ و متخصص فی الحدیث کو مورخہ 8 دسمبر 2002ء بروز اتوار ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ''اخلاق احمد'' رکھا ہے اور تحریک وقف نو میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی ہے- بچہ مکرم شیخ محمد الیاس صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم مرزا مبارک احمد شوکت صاحب کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو دین کا سچا خادم بنائے- دین و دنیا کی حسنات سے نوازے اور ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے-

سانحہ ارتحال

✪ مکرم محمد اکرم صاحب نمبردار صدر جماعت 471 گ- ب سمندری ضلع فیصل آباد اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم اعجاز احمد صاحب ولد مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب مرحوم ساکن ہائیڈل برگ جرمنی عمر 36 سال مورخہ 11 نومبر 2002ء کو ہائیڈل برگ جرمنی ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں مرحوم عرصہ سے گلے کے کینسر میں مبتلا تھے- مرحوم کا جنازہ مورخہ 16 نومبر 2002ء کو پاکستان لایا گیا اور مکرم شاہد احمد ساہی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر دعا کرائی- مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ شکیلہ پروین صاحبہ کے علاوہ پانچ بھائی والدہ صاحبہ اور دو بہنیں چھوڑی ہیں- مرحوم کے کوئی اولاد نہ تھی- مرحوم چوہدری مبارک احمد صاحب آف 275 کرتارپور صدر جماعت کے داماد تھے- احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمانے کی درخواست دعا ہے-

ولادت

✪ مکرم شریف احمد دہڑھوی صاحب انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں- میری بیٹی مکرمہ خالدہ مبارک صاحبہ و مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی محلہ دارالیمن وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 نومبر 2002ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے- بچے کا نام شاہ زیب تجویز ہوا ہے- بچہ مکرم امیر علی صاحب مرحوم درویش قادیان کا پوتا ہے- احباب جماعت سے بچہ کیلئے دعا کی درخواست ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین لمبی عمر والا اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا ذریعہ بنادے- آمین

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عراق کے کیمیائی ہتھیار امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ بش انتظامیہ کو مصدقہ رپورٹ ملی ہے کہ القاعدہ نے عراق سے کیمیائی ہتھیار حاصل کرلئے ہیں- عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ عراقی تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کے بہانے تلاش کر رہا ہے- القاعدہ کے ساتھ عراق کے تعلقات بش انتظامیہ کی ذہنی اختراع ہے-

القاعدہ اور طالبان منظم ہو رہے ہیں بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ القاعدہ اور طالبان دوبارہ منظم ہو رہے ہیں- عالمی برادری دہشت گردی کے بارے میں بھارتی موقف کی حمایت کرتی ہے- القاعدہ اور طالبان منظم ہو کر دنیا کیلئے ایک بار پھر خطرہ ہو سکتے ہیں- سرحد پار دہشت گردی بند ہونے تک پاکستان کے ساتھ مذاکرات نہیں ہو سکتے- روس بھارت دفاعی تعاون کا وقت ہے-

افریقہ میں ایڈز اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ ایچ آئی وی ایڈز غریب ملکوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے- ایڈز افریقہ میں روزانہ 14 ہزار افراد کو نگل رہی ہے-

شمالی کوریا کا منجمد ایٹمی پروگرام شروع شمالی کوریا نے امریکہ کے ساتھ 1994ء میں ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے سے متعلق معاہدے کو توڑنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر اپنا ایٹمی پروگرام اور ایٹمی سرگرمیاں دوبارہ شروع کر رہا ہے- توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اس کی پیداوار بڑھانا ضروری ہے جس کیلئے ایٹمی سرگرمیاں دوبارہ شروع کی جارہی ہیں- شمالی کوریا کی وزارت خارجہ کے اس بیان سے جنوبی کوریا کو سخت تشویش ہوگئی ہے-

اسلام خیر سگالی کا پیغام ہے برطانیہ کے ولی عہد اور پرنس آف ویلز شہزادہ چارلس نے اسلام اور دہشت گردی کے مابین تعلق جوڑنے کی کوششوں کو گمراہ کن اور شر انگیز قرار دیتے ہوئے برطانوی مسلمانوں کو ملک کا گرانقدر سرمایہ قرار دیا ہے- اور کہا ہے کہ بعض اوقات فرسودہ اور غیر منطقی عقائد کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں-

بھارت جدید اسلحہ خریدنے والا سب سے بڑا ملک امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل نے دعویٰ کیا ہے کہ بھارت چین کے بعد جدید اسلحہ خریدنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا ہے- تیسرا چوتھا نمبر ترکی اور تائیوان کا رہا- روسی ہتھیاروں کا سب سے بڑا خریدار چین ہے- چین نے 92ء سے 2001ء تک دس ارب 79 کروڑ ڈالر کے جدید ہتھیار خریدے- تائیوان پر طاقت سے قبضہ کیلئے امریکہ سے ٹکر لے سکتا ہے-

وینزویلا میں صدر کے خلاف مظاہرے وینزویلا میں صدر ہوگو شاویز کے خلاف اور اس کے حق میں مظاہروں کا سلسلہ کئی روز سے جاری ہے- حکومت اور مظاہرین کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکام ہوگئے-

افغان مہاجرین کا پاکستان داخلہ بند پاک افغانستان بارڈر غلام خان چیک پوسٹ پر ہزاروں افغان مہاجرین کو پاکستان داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے-

تائیوان کا اعلان آزادی تسلیم نہیں امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ نے کہا ہے کہ امریکہ تائیوان کا اعلان آزادی تسلیم نہیں کرتا اور متحدہ چین کی پالیسی پر کاربند ہے- تائیوان کا مسئلہ امریکہ چین تعلقات میں سب سے زیادہ اہم ہے-

بھارت کو تجارتی راہداری دینے سے انکار بنگلہ دیش نے تجارتی مقاصد کیلئے بھارت کو راہداری دینے سے انکار کر دیا ہے- منصوبہ بندی اور خزانہ کے بنگلہ دیشی وزیر نے کہا ہے کہ بھارت کو راہداری کی سہولت دینے سے ملک کا نیٹ ورک تباہ ہو جائے گا- ہماری سڑکیں گنجائش سے زیادہ ٹرکوں کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتیں- بھارتی اشیاء سستی اور اچھے معیار کی ہیں وہ ہماری مارکیٹوں میں بآسانی جگہ پا سکتی ہیں-

یمن جانے کی اجازت یمن کے احتجاج اور یقین دہانی کے بعد امریکہ نے شمالی کوریا سے میزائل لے جانے والے بحری جہاز کو یمن جانے کی اجازت دے دی ہے-

بقیہ صفحہ 6

اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامتہ شاہدہ تبسم زوجہ رائے بشیر احمد باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846 شالا مار ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 محمد عباس شاد وصیت نمبر 26217 شالا مار ٹاؤن لاہور

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
ہیپا ٹائٹس بی- سی اور یرقان میں
شربت جگر خاص / حب منور
بہت مفید ثابت ہوئی ہیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	14-دسمبر	زوال آفتاب	12-03
ہفتہ	14-دسمبر	غروب آفتاب	5-08
اتوار	15-دسمبر	طلوع فجر	5-31
اتوار	15-دسمبر	طلوع آفتاب	6-59

اراکین سندھ اسمبلی نے حلف اٹھالیا
سندھ اسمبلی کا اجلاس جلال محمود شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ابتداء سے آخر تک ہنگامہ آرائی رہی۔ ہنگامہ آرائی کے دوران ہی ارکان اسمبلی نے حلف اٹھالیا۔ جس کے بعد اجلاس کے چیئرمین کی ہدایت پر تمام ارکان نے رجسٹر پر دستخط کئے۔ مہمانوں کی گیلری کیلئے گنجائش سے زیادہ پاس جاری ہونے کی وجہ سے لوگوں نے شیشے توڑ دیئے اور شدید بدنظمی پیدا ہوگئی۔

جمہوریت کو مضبوط کرنے کیلئے کوشش کروں گا
صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ میں نے جب 1999ء میں ٹیک اوور کیا تھا تو ملک بدترین بحران کا شکار تھا۔ زرمبادلہ کے ذخائر ختم ہو گئے تھے اور ملک دیوالیہ ہونے والا تھا۔ پاکستان کو اکتوبر 1999ء میں شدید داخلی، سیاسی، بحران اور خارجی خطرات لاحق تھے۔ حالات کے اس پس منظر میں مجھے ٹیک اوور کرنا پڑا۔ اور آج تین سال کے بعد اللہ کے فضل سے ملک بحران سے نکل آیا ہے۔ صدر راٹک میں آرٹلری ری یونین کی تقریب میں شریک افسران اور جوانوں سے خطاب کرر ہے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے وعدے کے مطابق ملک میں جمہوریت بحال کر دی ہے اور منتخب حکومت نے فرائض سنبھال لئے ہیں۔ اس کو مضبوط بنانے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔

ہمیں 85-ارکان کی حمایت حاصل ہے
پاکستان مسلم لیگ (ق) اور اتحادیوں کی جانب سے نامزد وزیراعلیٰ علی محمد مہر نے کہا ہے کہ ایوان میں ہمیں 85 سے زائد ارکان کی حمایت حاصل ہے۔ پیپلز پارٹی کے چند ارکان بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ سندھ اسمبلی کے اجلاس کے بعد اخبارنویسوں سے بات چیت کرر ہے تھے۔

پولیس لوگوں کی عزت نفس مجروح نہ کرے
وزیراعظم ظفراللہ جمالی نے کہا ہے کہ پولیس عوام کی خدمت کو شعار بنائے قانون پسند شہریوں کے ساتھ بدسلوکی سے گریز کیا جائے۔ پولیس لوگوں کی تلاشی ضرور لے لیکن ان کی عزت نفس مجروح نہ کرے تھانہ کی سطح تک سراغ رسانی کے نظام کو بہتر بنائے کار چوری کی لعنت ختم کی جائے اور وہ تمام راستے بند کئے جائیں جہاں سے گاڑیاں باہر جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس عملی اقدامات پر عمل پیرا ہو وہ کراچی میں اعلیٰ سطح کے اجلاس سے خطاب کرر ہے تھے۔

کسانوں کو کم شرح سود پر قرضے دینے کی ہدایت
وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ جمہوریت کی بحالی سے اسمبلیوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے جو قانون سازی میں عوام کی شمولیت کو یقینی بنانے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ جنوبی پنجاب میں پانی کی کمی کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے خصوصی پیکج تیار کیا جارہا ہے۔ گورنر سٹیٹ بنک اور بنک آف پنجاب کے حکام کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ کسانوں کو کم شرح سود پر قرضے فراہم کئے جائیں۔ تاکہ زراعت کو فروغ دیا جا سکے۔ ترقیاتی محکموں کو ہدایت کردی گئی ہیں کہ وہ ارکان اسمبلی کی تجاویز پر عمل کریں۔ صوبے میں چھوٹی صنعتوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔

سرحد میں کسی غیر ملکی ایجنسی کو آپریشن نہیں کرنے دینگے
سرحد کے وزیراعلیٰ اکرم درانی نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد میں کوئی غیرملکی فورسز آپریشن یا کارروائی نہیں کر رہی ہیں۔ ہم اپنی سرزمین پر دہشت گردی اور تخریب کاری کے عزائم کو خاک میں ملانے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہم کسی بیرونی قوت کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ صوبہ میں منشیات کی لعنت کا مکمل قلع قمع کیا جائے گا۔ اور کسی کو لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

تربیلا سے زائد پانی کا اخراج اور پنجاب کا احتجاج
تربیلا ڈیم سے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زائد پانی کے اخراج پر پنجاب نے ارسا سے سخت احتجاج کیا ہے۔ صوبائی محکمہ آبپاشی نے ارسا کے چیئرمین کو ایک خط میں ارسا کے اپنے ششماہی معاہدہ تقسیم آب کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ہائیکورٹ کا تین وزارتوں سے جواب طلب
چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ مسٹر جسٹس افتخار حسین چودھری نے وفاقی حکومت کی تین وزارتوں اور پاکستان ٹریڈنگ سے جواب طلب کرلیا ہے کہ کیوں نہ امریکی سویابین تیل اور بیج کی درآمد اور فروخت پر پابندی لگادی جائے۔ فاضل چیف جسٹس نے وفاقی وزارت صنعت وتجارت، وزارت خوراک اور وزارت صحت اور پاکستان ٹریڈنگ کارپوریشن کو ہدایت کی ہے۔ آئندہ تاریخ سماعت پر سائنسی توجیہات پیش کر کے عدالت کو مطمئن کیا جائے کہ امریکی سویابین تیل اور بیج انسانی صحت کیلئے خطرناک نہیں ہیں۔ چیف جسٹس نے یہ احکامات نیٹ ورک کنزیومر کی طرف سے دائر درخواست کو سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے جاری کئے۔

پنجاب میں چاول کی پیداوار میں 14.3 فیصد اضافہ
رواں مالی سال کے دوران پنجاب میں چاول کی پیداوار میں گزشتہ سال کی نسبت 14.3 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس مرتبہ پیداوار کا اندازہ 2.59 ملین ٹن لگایا گیا تھا جبکہ پچھلے سال اس کی پیداوار 2.77 ملین ٹن تھی۔ چاول کی پیداوار میں اضافہ کی وجہ اس کی کاشت میں 2.8 فیصد اضافہ ہے پچھلے سال 3.65 ملین ایکڑ اراضی کاشت کی گئی ہے۔ پانی کی کافی مقدار میں فراہمی اور مارکیٹ میں اس کی طلب چاول کی پیداوار میں مزید مددگار ثابت ہوئی ہے۔

سٹاک مارکیٹوں میں تیزی کا رجحان جاری
ملکی سٹاک مارکیٹوں میں مقامی وغیرملکی سرمایہ کاروں کی طرف سے حصص کی خریداری بدستور جاری ہے حصص کے نرخ گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں بہتر سطح پر پہنچ گئے ہیں۔

پیپلز پارٹی کا سندھ میں فارورڈ بلاک قائم
مرکز اور پنجاب کے بعد پیپلز پارٹی سندھ میں بھی فارورڈ بلاک قائم ہوگیا ہے۔ جو کہ نامزد وزیراعلیٰ علی محمد مہر کی حمایت کریگا۔ گھوٹکی سے ایم پی اے رزاق مہر اور میرپور خاص سے جام دوست محمد میمن نے پیپلز پارٹی سندھ کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے علی محمد مہر کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ قبل ازیں علی محمد مہر نے پیپلز پارٹی کے ان ارکان کو خوش آمدید کہنے کا اعلان کیا جو حکومت کا ساتھ دیںگے۔

کرسٹینا روکا اسلام آباد پہنچ رہی ہیں
امریکی نائب وزیرخارجہ کرسٹینا روکا اس ہفتہ کو اسلام آباد پہنچ رہی ہیں۔ وہ نئی حکومت سے مذاکرات کا آغاز کریں گی۔ روکا کا یہ اسلام آباد کا اس سال کا پانچواں دورہ ہوگا۔ جبکہ نئے انتخابات کے بعد یہ پہلا دورہ ہوگا۔ دورہ کے دوران وہ صدر، وزیراعظم اور وزیرخارجہ سے ملاقات کریں گی۔

ملکی اقتصادی حالات پر خوشگوار اثرات مرتب ہوئے
گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پاکستان امن سلامتی کے مذہب اسلام کی پیروی کرنے والے روشن اور اعتدال پسند لوگوں کا ملک ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں انقلابی اصلاحات کی بدولت ملکی اقتصادی حالات پر خوشگوار اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ انہوں نے جاپانی سفیر مینوروشیوبا سے گورنر ہاؤس میں ملاقات کے دوران ان خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا پاکستانی عوام کے دل میں جاپانی قیادت کیلئے احترام کے جذبات ہیں۔

طالبان حکومت کے خاتمے کا ایک سال
افغانستان میں طالبان حکومت کے خاتمے کو ایک سال پورا ہو گیا ہے۔ افغانستان میں امریکی بمباری کی وجہ سے 35 ہزار افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے اور قریباً دس ہزار افراد معذور ہوئے اور وہاں سے اب تک دو ہزار پاکستانی قیدی رہا ہو چکے ہیں۔

کپڑے کی نئی دکان
اقصیٰ فیبرکس
Fix Price
ایک دام
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ۔ پروپرائٹر محمد احمد طاہر کاہلوں

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے!
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

ہومیوپیتھک پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خوشخبری
ملکی وغیرملکی ہومیوپیتھک مدرٹنچرز، پوٹینسی، الیکٹروہومیوپیتھک پوٹینسی وبجلیاں، باخ فلاور، گلوبیولز وڈسکس، شوگر آف ملک، نصابی وغیرنصابی کتب نیز پولٹری وحیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں۔ 117 ادویات کا سیٹ بھی دستیاب ہے
سنٹرل ہومیوپیتھک ڈرگ ہاؤس
041-647531, 721221

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں اظہر احمد، میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61